سوال

دعائے قنوت میں ہاتھ اٹھانا

جواب

سوال : نماز وتر میں قنوت کے وقت ہاتھ دعا کے انداز میں اٹھانے چاہیے یا باندھ کر رکھے جائیں

جواب : شیخ صالح المنجد ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں :
سوال : گزارش ہے کہ آپ وتر میں پڑھی جانے والی دعاء قنوت ذکر کردیں ؟

الحمدللہ :

اول :

دعاء قنوت وتر کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد ہوگی، اور اگر رکوع سے قبل بھی پڑھ لی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن رکوع کے بعد افضل ہے
شیخ الاسلام ابن تیمیہ فتاوی میں کہتے ہیں :
اور رہی قنوت : تو لوگ اس میں دو فریق اور ایک وسط طبقہ ہے، ان میں سے کچھ تو کہتے ہیں کہ قنوت صرف رکوع سے قبل ہے، اور کچھ یہ کہتے ہیں کہ : رکوع کے بعد ہے
اور اہل حدیث کے فقہاء مثلا امام احمد وغیرہ دونوں کو جائز قرار دیتے ہیں، کیونکہ سنت میں یہ دونوں وارد ہیں، اگرچہ انہوں نے رکوع کے بعد قنوت کو اختیار کیا ہے؛ کیونکہ یہ اکثر اور اقیس ہے   اھ
دیکھیں مجموع الفتاوی ابن تیمیہ **(100/23).**
اور اس میں وہ ہاتھ اٹھائے، عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ ثابت ہے، جیسا کہ بیہقی رحمہ اللہ تعالی نے روایت کی اور اسے صحیح کہا ہے
دیکھیں : سنن بیہقی **(210/2).**
اور دعاء کے لیے سینہ کے برابر ہاتھ اٹھائے اس سے زیادہ نہیں، کیونکہ یہ دعاء ابتہال یعنی مباہلہ والی نہیں کہ انسان اس میں ہاتھ اٹھانے میں مبالغہ سے کام لے، بلکہ یہ تو رغبت کی دعاء ہے، اور وہ اپنے ہاتھوں کو اس طرح پھیلائے کہ اس کی ہتھیلیاں آسمان کی جانب ہوں
اور اہل علم کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو ملا کر رکھے جس طرح کہ کوئی شخص دوسرے سے کچھ دینے کا کہہ رہا ہو
اور بہتر یہ ہے کہ وتر میں قنوت مستقل نہ کی جائے، بلکہ بعض اوقات کرے کیونکہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما کو قنوت وتر میں دعاء کرنے کے لیے سکھائی تھی، جیسا کہ آگے بیان ہوگا

دوم :

اور دعاء قنوت یہ ہے :
حسن بن علی رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت وتر میں کہنے کے لیے کچھ کلمات سکھائے :

" اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ ، وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ "

اے مجھے ہدایت والوں میں ہدایت نصیب فرما، اور مجھے عافیت دے، اور میرا کارساز بن، اور تو نے جو مجھے دیا ہے اس میں برکت عطا فرما، اور جو تو نے فیصلہ کیا ہے اس کے شر سے مجھے محفوظ رکھ، کیونکہ تو ہی فیصلہ کرنے والا ہے تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا، اور جس کا تو ولی بن جائے اسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا، اور جس کے ساتھ تو دشمنی کرے اسے کوئی عزت نہیں دے سکتا، اے ہمارے رب تو بابرکت اور بلند ہے، اور تیرے علاوہ کہیں جائے پناہ نہیں "

اور آخری جملہ " ولا منجا منک الا الیک " ابن مندہ نے " التوحید " میں روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن قرار دیا ہے، دیکھیں : ارواء الغلیل حدیث نمبر (426) اور (429).

سنن ابوداود حدیث نمبر (1425) سنن ترمذی حدیث نمبر (464) سنن نسائی حدیث نمبر (1746).

پھر اس دعاء کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے

دیکھیں : الشرح الممتع لابن عثیمین (4/14-52).

سوم :

وتر میں سلام پھیرنے کے بعد اس کے لیے " سبحان الملک القدوس " تین بار کہنا مستحب ہے، اور تیسری بار اس کی آواز بلند اور لمبی کرے

دیکھیں : سنن نسائی حدیث نمبر (1699) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور دار قطنی کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں :

" رب الملائکۃ والرح "

ان دونوں روایتوں کی سند صحیح ہے

دیکھیں : زاد المعاد لابن قیم (1/337).

واللہ اعلم.